بسم اللہ الرحمن الرحیم

مؤلف

علامہ مولانا ابوالیاس امامُ الدین کوٹلی سیالکوٹ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عداوت کو بَد دین سے فرض جانو — وہابی کو دُشمن شریعت کا مانو
نہ پڑھنا نماز اُن کے پیچھے بھراوٗ — مُرمّت کرو اِنکی جس جا پہ جاوٗ

اِستـــفتـــاء

کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اِس مسئلہ میں کہ امام الحی دو ہیں ایک غیر مُقَلِّد دُوسرا حنفی، مگر حنفی چنداں پرہیز گار نہیں، غیر مُقَلِّد پرہیز گار غَلَط خواں، کس کے پیچھے نماز پڑھی جائے یا اکیلے پڑھی جائے، بینوا توجروا!

شیخ عبدالستار موضع فرید پُور

مورخہ ۵ جون ۱۹۲۱ء

الـــجـــواب

غیر مُقَلِّد کے پیچھے ہرگز نماز دُرُست نہیں، اُن کے گندے عقائد کے علاوہ طہارت میں جو نماز کے لئے اعلیٰ رُکن ہے بہت سا فرق ہے اُن کے نزدیک جب تک رنگ، مزہ، بُو، نہ بدلے پانی پلید نہیں ہوتا، ایک کنوئیں میں ایک پاوٗ بول (پیشاب) سے تغیر نہیں آتا، اور یہ پاک سمجھتے ہیں، ایسے پانی سے وُضو، غُسل طہارت لباس سے امامت کریں تو حنفی کی نماز کس طرح جائز ہوسکتی ہے، زید سے حنفی امام چونکہ قُرآن اچھا پڑھتا ہے بحکم حدیث اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَئُھُمْ زید کو لازم ہے کہ وہ حنفی امام جو قُرآن صحیح پڑھتا ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھا کرے۔

مَیں اس مسئلہ میں ذرا وضاحت سے لکھتا ہوں، سُنئے! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصّلاۃ والسّلام کو فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا.

مَیں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصّلاۃ والسّلام نے عرض کیا:

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ.

میری اولاد میں سے بھی کسی کو امام بنائے گا؟

خُدا نے جواب دیا:

قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ.

میرا عہد ظالموں کو امام بنانے کا نہیں ہے۔

قُرآن شریف میں کُفّار کو بھی ظالم کہا گیا ہے، دیکھو پارہ ۳ رکوع ۲

وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ.

ظالم کُفّار ہی ہیں، مَعلُوم ہوا کہ کافر امامت کا مُستحق نہیں۔

امام دو قسم کی ہے: ایک امام کُبریٰ ، دُوسری امامتِ صُغریٰ

امامتِ کُبریٰ خلافت ہے، امامتِ صُغریٰ امامِ نماز ہے دونوں کُفّار کے لئے ممنوع، دونوں ناجائز ہیں، نہ کافر خلیفہ بن سکتا ہے نہ نماز کا امام بن سکتا ہے، مَعلُوم ہوا کہ امامت کے لئے مومن ہونا شرط ہے صرف زُبانی کلمہ گوئی مفید نہیں، اگر زُبانی کلمہ گوئی مفید ہوتی تو خُدا یہ نہ فرماتا:

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

مُنہ سے کلمہ پڑھنے والے دِل سے منکروں کے لئے اسفل طبقہ دوزخ کا ہے،

کیا مسیلمہ کذّاب خُدا کو نہیں مانتا تھا؟

کیا مرزا غُلام احمد قادیانی خُدا کو نہیں مانتا تھا؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے سے کوئی خُدا کا بیٹا نہیں بن سکتا جیسے بیٹا باپ کو جُوتیاں مارے گالیاں دے بیٹا ہونے سے نہیں نکلتا، یونہی جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ لیا، اب وہ

چاہے خُدا کو جھوٹا کہے، چاہے پیغمبر کی توہین کرے، گالیاں دے، اِسلام سے نہ نِکلے، نہیں یہ بات نہیں، ذرا بھی اگر خُدا تعالیٰ یا حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کی شان میں گستاخی کریگا فوراً اِسلام سے خارج ہو جائے گا۔

غیر مُقلّدوں کا خُدا کو جھُوٹ پر قادِر ماننا اور خُدا کو وعدہ خلافی پر قادِر ماننا اِس سے بڑھ کر گندہ عقیدہ کیا ہوگا؟

کذب وُہ بَدکام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کُفار کو کاذب کہہ کر اُن پر لعنت کی ہے، یہ کام اُس سے کیسے مُمکن ہوگا تفسیر کبیر میں ہے کہ کذب کا گمان کرنا اللہ تعالیٰ پر کُفر ہے، جب خُدا کو بھی خالی نہ چھوڑا تو نبی یا ولی کو کب خالی چھوڑ سکتے ہیں۔

چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مُسلمانی

نعوذ باللہ جب خُدا ہی جھُوٹ بولے گا تو کیا سچ عبدالوہاب نجدی میں ہوگا، ایک عقیدہ خُدا کی بابت اُن کا یہ ہے (دیکھو کتاب احتوا مُصَنِّفہ نواب صِدّیق حَسَن مطبوعہ گلشن اودھ لکھنؤ فصل نہم لکھا ہے)

کہ خُدا کے ہاتھ، پاؤں، پنڈلیاں وغیرہ سب کچھ ہیں، عرش پر پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوا ہے۔

(بلکہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلِ حدیث میں لکھا ہے کہ:

عرش پر پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوا ہے اُس کے بوجھ سے عرش چیخوں ۱ چیخوں کرتا ہے، مولوی وحید الزمان غیر مُقلّد اپنی کتاب ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۰ میں لکھتا ہے "اللہ تعالیٰ جب آسمانِ دُنیا کی طرف آتا ہے تو عرش خالی رہتا ہے اور بذاتہٖ اُترتا ہے۔

۱ قرآن مُترجَم ترجمہ وحید الزمان حاشیہ آیت الکُرسی

جب خُدا کے لئے انہوں نے مکان ثابت کیا، بوقت اُترنے کے عرش کو خالی سمجھا تو معلُوم ہوا کہ خُدا ہر جگہ نہیں،

کوئی جگہ خالی بھی رہتی ہے،

پھر خدا کا مکان ثابت کیا،

یہ ہے اِن کا خُدا پر ایمان،

وحید الزمان ! یہ بھی لکھتا ہے کہ:

خُدا جس صُورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے، ہدیۃ المھدی جُز اوّل صفحہ ۷
مَعلوُم ہُوا کہ خُدا گائے بیل کی صُورت میں بھی ظاہر ہوسکتا ہے، پھر کفّار کا گائے کو پوُجنا عین توحید ہوئی۔

ابنِ تیمیہ فتویٰ حدیثیہ صفحہ ۸۷ میں فرماتے ہیں:

خداوند تعالیٰ فاعل مُختار نہیں اور یہ بھی اس صفحہ پر لکھتا ہے کہ

خُدا عرش کے برابر ہے، نہ چھوٹا ہے نہ بڑا، دیکھو خُدا کو محدود اور اس کی جگہ بھی مُقرر کردی، وہابیوں کی کتاب البیان المرصوص (مُصنّفہ کی حَسَن خان) صفحہ ۱۷۳ میں لکھا ہے کہ

لفظِ اللہ کے ساتھ ذِکر کرنا بدعت ہے، یعنی جو اللہ اللہ کہہ کر ذکر کرے وُہ بدعتی ہے، سُبحان اللہ یہ ہے اہلِ حدیثؒ جس میں خُدا کا نام لینا بھی بدعت ٹھہرا یہ ہے ان کا ایمان کلمہ کی پہلی جُز لا الہ الا اللہ پر۔

اب دُوسرے جُملہ محمد رسُولُ اللہ پر اِنکا ایمان دیکھئے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلّم پر ایمان تب ہی ہوتا ہے جبکہ محمد کو محمد مانا جائے یعنی حمد کیا گیا لُغت میں اس کے معنی یہ ہیں:

هُوَ الَّذِیْ یُحْمَدُ حُمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ.

جس کی پے درپے حمد کی جائے اُس کو محمد کہا جاتا ہے۔

حضرت عبدالمطّلب سے کسی نے پوچھا کہ تم نے محمد کیوں نام رکھا آباء و اجداد

سے کیوں نہ کوئی نام رکھا، آپ نے فرمایا:

اَرَدْتُّ اَنْ یَّحْمَدَهُ اللهُ فِی السَّمَاءِ وَیَحْمَدَهُ النَّاسُ فِی الْاَرْضِ

(خصائص کبری جلد اول صفحہ ۷۹)

اس لئے رکھا ہے کہ خدا آسمان میں اس کی حمد کرے اور لوگ زمین میں اس کی حمد کریں۔

سو آج تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے، اور ہوتا چلا جائے گا، وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. حسّان کا یہ قول ملاحظہ فرمائیں۔

وَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ
فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ

محمد محمود سے ہے، محمود خدا ہے، جو لائقِ تعریف ہے اور یہ نبی محمد ہے جس کے معنی بھی وہی ہیں، یعنی حمد کیا گیا۔

اگر کسی نام میں معنی مُراد نہ ہوں، تو غیر مُقلِّد کبھی نام، پیراں دِتّا، غلام دستگیر، عطاء محمد کو ناجائز قرار نہ دیں، جو محمد کی حمد یعنی صفت و ثناء نظم یا نثر یا تقریر میں کرنے کو منع کرے اُس نے محمد کو کب محمد مانا، جس نے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو نہ مانا وہ کب مسلمانوں کا امام بن سکتا ہے؟

جیسے اللہ تعالیٰ کے اوصاف میں سے کسی ایک صفت کا منکر خُدا کا منکر ہے ویسا ہی حُضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کی ایک صفت کا منکر محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا منکر ہوگا، حضور کے اوصاف میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ عالِمُ الْغَیب بھی ہیں، یہاں تک کہ آپ جنّتی اور دوزخی فرد کو بھی جانتے ہیں، جو اس بات کا منکر ہوا اُس نے کب رسُول کو مانا جب رسول کو نہیں مانا تو وہ کب کلمہ گوؤں میں داخل ہوسکتا ہے، میرے اس قول کی تصدیق کُتُبِ تفاسیر میں ملتی ہے، عبداللہ بن عبّاس سے روایت ہے، فرماتے

ہیں:

قال فی قوله تعالی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنٰفِقِيْنَ يُحَدِّثُنَا مُحَمَّدٌ أَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَا يَدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ رواہ ابن جریر ہکذا فی درالمنثور جلد ثالث صفحہ ۲۵۴۔

آیت کا شانِ نزول

یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا، چونکہ آپ کو علمِ غیب حاصل تھا، آپ نے فرمایا: کہ فلاں جنگل اور فلاں مکان میں ہے ایک منافق نے کہا کیا محمد غیب جانتے ہیں؟ تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

کیا اللہ اور اس کے رسول کو ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔

دیکھو اس آیت میں اتنا کہنے سے کہ کیا رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم غیب جانتے ہیں کفر کا فتویٰ لگ گیا جو مطلق حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علمِ غیب کا منکر ہو وہ کیوں نہ کافر ہوگا؟

اخبار اہلحدیث ۷ ذی الحج ۱۳۳۹ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء اس کے ماننے کا یہ عذر لکھتے ہیں کہ

یہ مرسل حدیث ہے، اس میں ابنِ عبّاس کا نام نہیں۔

اول تو محدّثین کے نزدیک مرسل حدیث قابلِ حجّت ہے۔

لیجئے! بخاری پارہ ۱۸ صفحہ ۶۶۵ میں ابنِ عبّاس سے استہزاء اونٹنی کا سوال موجود ہے۔

پڑھئے! مولوی ثناء اللہ کا بعد تسلیم یہ تاویل کرنا کہ اتفاقیہ امر ہے کہ آپ نے

بتادیا۔

محض نفسانیت ہے، اِتِّفاقیہ طور تو ہر ایک تسلیم کرتا ہے، اِس پر استہزاء کیسا؟

تفسیرِ خازن جلد اوّل صفحہ ۳۰۸ بزیرِ آیت مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ.

فرمانِ نبوی ملاحظہ فرمایئے:

وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ فِیْ صُوَرِھَا فِی الطِّیْنِ کَمَا عُرِضَتْ عَلٰی آدَمَ وَعَلِمْتُ مَنْ یُؤْمِنُ بِیْ وَمَنْ یَّکْفُرُ بِیْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْمُنٰفِقِیْنَ فَقَالُوْا اسْتِھْزَاءً اَزَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّہٗ یَعْلَمُ مَنْ یُؤْمِنُ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرُ مِمَّنْ لَّمْ یَخْلُقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَہٗ وَمَا یَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: مَابَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِیْ عِلْمِیْ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا نَبَّاْتُکُمْ بِہٖ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ السَّھْمِیُّ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ...... الخ.

اس حدیث میں صاف صاف آپ نے اِرشاد فرمادیا:

اے مُنافِقو! میرے علمِ غَیب میں ٹھٹّھا کرتے ہو؟ مجھے تو ہر ایک فردِ اُمَّت کا حال یاد ہے کہ فُلاں جنّتی ہے، فُلاں دوزخی ہے، اگر تمہیں یقین نہیں، تو قِیامت تک جو بات ہونے والی ہے مجھ سے پُوچھ لو بڑی خُوشی سے بتاؤں گا۔

اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہوکر پُوچھا اگر آپ غیب جانتے ہیں تو بتائیں میرا باپ کون ہے؟

آپ نے فرمایا: کہ تیرا باپ حذافہ ہے۔

بُخاری جُزءِ اوّل صفحہ ۱۹ میں یہی مضمون مَوجُود ہے کہ آپ نے فرمایا:

سَلُوْنِیْ عَمَّاشِئْتُمْ ،یعنی جو پُوچھنا چاہو پُوچھ لو!
تو ایک شخص نے اپنے باپ کا پتہ پُوچھا، تو آپ نے فرمایا: حذافہ
دُوسرے نے پُوچھا میرا باپ؟
تو آپ نے فرمایا: سالم ہے۔
بتاؤ! اب بھی کوئی حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علمِ غیب میں شک ہے، کیا یہ بھی اِتّفاقیہ ہے ، ہرگز نہیں، اور یہ اعتراض نہیں ہوسکتا، کہ فرمایا ہو شریعت کا حکم پُوچھو، نہیں عام فرمایا 'جو چاہو پُوچھو! حاضرین نے بھی عام ہی سمجھا، تب تو باپ کا پتہ پُوچھا۔

کوٹلی بوہڑ والی کا ایک وہابی حدیث عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ بذریعہ فرشتوں کے اعمالِ اُمّت آپ کو دکھائے گئے تھے، (پنجابی کی مثل مشہور ہے، کسی نے کہا کہ تُو پاخانہ کھاتا ہے وہ بولا نہیں تنکا کے ساتھ) وہی مثل بوہڑ والے کی ہے، ہمارا تو یہ بیان کرنا مقصود تھا، کہ آپ اُمّت کے اعمال سے واقِف ہیں، سو یہ اس نے مان لیا، فرشتوں کے ذریعہ ہی سہی، مانو تو سہی، کہ ہاں آپ کو اعمالِ اُمّت مَعلوم تھے اس مسئلہ علمِ غیب کی زیادہ تفصیل درکار ہو تو میری کتاب نصرۃ الحق دیکھو!

نیز جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نماز میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا خیال کرنا بَدتَر ہے اپنے گدھے کے خیال سے، اس لئے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلّم کے خیال آنے سے ان کی تعظیم دل میں جَم جائے گی، صِراطِ مُستقیم صفحہ ۹۵ کیا اس میں صریح آیت وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کا صاف انکار نہیں، کیا حدیث لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ. کا خلاف نہیں؟
ضرور ہے، حضور تو فرمائیں کہ جو مجھے سب سے محبوب نہ جانے مومن نہیں،

یہ کہتے ہیں اس کی محبّت و عزّت دل میں نہ لایئے، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ یہ ان کا ایمان؟

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب　اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی　عشق کے بدلے عداوت کیجئے

جس نے تشہّد میں دُرود پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا، کیا اُس کو محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خیال نہ آئے گا؟ خیال آیا تو کیا وہ مشرک ہوا؟ اس سے مَعلوم ہوا کہ نماز پڑھنے والا اِن کے نزدیک مُشرک ہے، یہ ہے ان کا جُملہ محمد رسُولُ اللہ صلّی اللہ پر ایمان، اب یہ عقائدِ فاسِدہ سُن کر کوئی ان کو کلمہ گو کہہ سکتا ہے ہرگز نہیں، جب یہ کلمہ گو نہ ہوئے تو یہ ہماری نماز کے امام کس طرح بن سکتے ہیں، ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

غیر مُقلّدوں کی طہارت وحِلّت

پہلے ان کی خُوراک مُلاحظہ ہو!

مولوی عبداللہ غازی پُوری کا فتوٰی مطبوعہ ۲۳/ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ

رنڈی کا مالِ زنا بعد توبہ حلال

کافر کا ذبیحہ حلال۔ عرف الجادی صفحہ ۲۴۷

ایک وقت میں جتنی عورتیں چاہے مرد نِکاح کر سکتا ہے۔

عرف الجادی صفحہ ۱۱۵ ظہر الاضی صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲۔

خشکی کے تمام جانور جن میں خُون نہیں حلال ہیں، بدور الاہلہ صفحہ ۳۴۵

حیض ونفاس کے سوا سب خُون پاک ہے، عرف الجادی صفحہ ۱۰۔

تجارت کے مال میں زکٰوۃ نہیں، بدور الاہلہ صفحہ ۱۱۲۔

چاندی سونے کے زیوروں میں زکٰوۃ نہیں (بدور الاہلہ صفحہ ۱۰۱)

شراب پاک، (بدور الاہلہ صفحہ ۱۵) عرف الجادی صفحہ ۲۴۵،

سونے چاندی کے زیوروں میں سُود نہیں یعنی اِن میں سُود جائز ہے، دلیل الطالب صفحہ ۵۷۵۔

جوان لڑکوں کو زیور چاندی کا پہننا جائز ہے، (بدور الاہلہ صفحہ ۵۶)

طافی مچھلی کے سِوا دریا کے سب جانور مُردہ زندہ حلال ہیں، عرف الجادی صفحہ ۲۴۷)

چاندی سونے کے برتن جائز (بدور الاہلہ صفحہ ۳۵۴)

خار پُشت حلال جس کو پنجابی میں جھاچوہا کہتے ہیں، عرف الجادی صفحہ ۲۴۳)

ذبح کے وَقت بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھی کھاتے وقت پڑھ لے،

مُردہ جانور پاک ہے، دلیل الطیب صفحہ ۲۲۴۔

خنزیر پاک ہے، بدور الاہلہ صفحہ ۳۲۱۵۔

طہارت کو دیکھئے!

(۱) مُشت زَنی جائز عرف الجادی صفحہ ۲۱۴۔

(۲) منی پاک بدور الاہلہ صفحہ ۵، تمام چوپائیوں اور جانوروں کی حرام ہوں یا حلال۔

(۳) بول پاک ہے (نزول الابرار، وبدور الاہلہ صفحہ ۱۴و۱۵و۱۶

(۴) پانی اگرچہ کِتنا ہی قلیل ہو نجاست سے پلید نہیں ہوتا، بول یا براز پانی میں پڑے، اگر رنگ مزہ، بُو نہ بدلے تو پاک ہے۔ عرف الجادی صفحہ ۹ ونزول الابرار)

(۵) ناپاک بدن سے نماز باطل نہیں ہوتی (بدور الاہلہ صفحہ ۳۸)

(۶) بعض صحابہ فاسِق تھے، نعوذ باللہ، (البیان المنصوص صفحہ ۱۸۴)

(۷) صحابہ کی تفسیر قرآن حُجت نہیں (بدور الاہلہ صفحہ ۱۳۹)

(۸) حضرت علی رضی اللہ نے تین سو مسئلہ میں غلطی کی ہے، (فتوی حدیثیہ مُصَنِّفَہ ابنِ تیمیہ صفحہ ۸۷)

(۹) رام چندر، لچھمن، کشن جی اَنبیاء وصُلحَاء تھے، ہدیۃ المھدی صفحہ ۸۵۔

لونڈے اور عورت سے جو لواطت کرے اس کو منع نہ کیا جائے، ہدیۃ المھدی صفحہ ۱۱۸۔

(۱۰) مُتعہ کرنا، شطرنج کھیلنا جائز ہے، (ہدیۃ المھدی صفحہ ۱۱۹)

(۱۱) گانا بجانا تفریحِ طبع کے لئے مُستحب ہے، اسرار اللغۃ پارہ ششم صفحہ ۸۶ مولوی ثناء اللہ اخبار اہلحدیث ۲ محرم ۱۳۴۰ھ میں گانا بجانا اُجرتً بلا اُجرتً شادیوں میں جائز لکھتا ہے۔

(۱۲) چوتڑوں میں ذکر داخل کرنا مستحب ہے، بدور الاہلہ صفحہ ۱۷۵۔

(۱۳) مرغ کی قربانی جائز ہے، بلکہ ۴/ یا ۸/ کا گوشت لے کر تقسیم کر دے، تو جائز ہے۔ مقاصد الانامہ صفحہ ۵

(۱۴) ابوالقاسم بنارسی بھی قائل ہے کہ مرغ کی قربانی جائز ہے۔ اخبار اہلِ حدیث ۱۳۴۲ھ۔

(۱۵) تمام حلال وحرام جانوروں کا جھُوٹا پاک، نزول الابرار صفحہ ۳۷ وہدیۃ المھدی

(۱۶) جو چوپائے سے وطی کرے اس پر غسل نہیں، ہدیۃ المھدی صفحہ ۲۴۔

(۱۷) مولوی عبدالوہاب کو ظِلّی نبی مانتے ہیں، رسائل عقائدِ فاسدہ صفحہ ۳ مُصَنِّف عنایت اللہ وزیر آبادی۔

(۱۸) منی خیال آنے سے نکل جائے تو غُسل نہیں، ہدایۃ المھدی صفحہ ۲۳۔

(۱۹) زِنا کی بیٹی سے نِکاح جائز، عرف الجادی صفحہ ۱۱۳۔

(۲۰) نمازی کے کپڑوں کا پاک ہونا شرط نہیں، دلیل الطالب صفحہ ۲۶۴، عرف

الجادی صفحہ ۳۲۔

(۲۱) بدن سے خواہ کتنا خُون بہے وُضُو نہیں ٹُوٹتا، بدور الاہلہ صفحہ ۲۸۔

(۲۲) دبرِ آدمی میں جو وطی کرے اُس پر غسل واجب نہیں، ہدیۃ المھدی صفحہ ۲۴۔

ناظرین یہ اہلِ حدیث کے مزیدار مسائل جو آپ کے سامنے نمونہ کے طَور پیش کیے ہیں، جو طہُورت ونجاست، حلال وحرام، جائز وناجائز میں فرق نہیں جانتا، وہ بھلا مسلمانوں کا امام کیسے ہو سکتا ہے؟

جو چار عورتوں سے زیادہ جمع کرنے کو جائز کہے،
لوٹا پانی میں چُلّو بول گرنے سے پلید نہ سمجھے،
زِنا کی بیٹی ہاتھ لگے نِکاح کر لے،
رنڈی توبہ کرے مالِ حرام اُس کا حلال جانے،
خُون، منی، جانوروں کا بول پاک
سُود لینا ہو تو حیلہ کر کے وصُول کر لے،
دریائی اور خشکی کے جانور کو طیبات جانے،
اللہ اللہ کا ذِکر بدعت کہے۔
باقی رہے صحابہؓ جن پر دین کا مدار تھا وہ بھی فاسق،
شراب پاک کتنا ہی خُون نکلے، وضُو ایسا مضبوط کہ ٹُوٹتا ہی نہیں،
کافر کا ذبیحہ کھانے والا،
عورتوں کے زیور زکوٰۃ ہضم کرنے والا،
بندوق سے مرا ہوا شکار کھانے والا،
ہاتھوں میں زیور پہننے والا، کیسے امام بن سکتا ہے؟
غرض غیر مقلد ہو گیا، تو دنیا میں جنت سب کچھ موجود ہے۔

ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ علیہ کے نزدیک نماز کے لئے طہارت شرط ہے،
بول وبرازِ حیواناتؑ شراب وغیرہ ان کے نزدیک پلید،
غیوبتِ حشفہ سے غُسل واجِب،
حیوانات کا بول کپڑوں کو لگے ناپاک،
نجاست پڑنے سے پانی پلید،
نمازی کا بدن پاک ہونا شرط،
منی نکلنے لے غُسل واجِب،
حرام جانوروں کا جُھوٹا پلید،
نمازی کے کپڑے پاک ہونا شرط،
خُون نکلنے سے وُضُو مفقود۔

جو شخص زِنا کے مال سے کافر کا ذبح کیا ہوا گوشت کھا کر دس عورتیں گھر رکھ کر بول وبراز والے پانی سے وُضو کر کے ناپاک بدن اور ناپاک کپڑے سے بہتے ہوئے خُون نبے نمازی کی امام کرے تو امام صاحب کے نزدیک اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی، دیکھو کُتُبِ فقہؑ بول کے بعد ڈھیلہ مٹی سے بول خشک کرنا جو اس کو بدعت کہے اس کے پیچھے نماز کیسے دُرُست ہوگی کسی پنجابی نے کیا اچھا کہا ہے۔

بعد پیشابوں جو وٹوانی نہ کرے سو دوزخ جاوے
وگدا بول جو اُٹھ کھلووے وگدا دوزخ جاوے

اگر کوئی غیر مُقَلِد مولوی یہ کہے کہ ہمیں ایسا موقعہ کبھی نہیں ہوا، کہ ان مسائل مذکُورہ پر عمل کیا ہو تو جواباً گذارش ہے، کہ اگر آپ اس پر عمل نہیں کرتے تو بیچارے عوام کی نمازوں اور روزوں کو کیوں خراب کرتے ہو، اگر مذکُورہ مسائل دُرُست ہیں تو کرتے کیوں نہیں، کیا ارشادِ خُداوندی یاد نہیں۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ.

اے ایمان والو کیوں وُہ کہتے ہو جو کرتے نہیں؟

یہ بھی نہ کہا جائے گا کہ تمہارے کُنوئیں سے وُضُو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں کیوں کہ مُشرک اگر غسل کر کے مسجد میں آئے تب بھی، اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتا، گندے عقائد کی نجاست سے وُہ تو پلید ہی پلید ہے۔

شافعی المذہب کی اقتداء پر قیاس کرنا غلط ہے، وُہ مُقَلِّد ہے، پھر بھی وہ مُتعصّب ہو تو اس کی اقتداء جائز نہیں ہے۔

هٰذَا اِذَا عَلِمَ بِالْاِحْتِرَازِ عَنْ مَوَاضِعِ الْخِلَافِ فَلَوْ شَكَّ فِي الْاِحْتِرَازِ لَمْ يَجُزِ الْاِقْتِدَاءُ مُطْلَقًا۔ جامع الرموز

ہاں اگر حنفی مذہب کی رعایت کرتا ہو تو پھر اُس کی اقتداء جائز ہے، جیسا کہ کعبہ شریف میں امام شافعی المذہب کرتا ہے، فتوٰی عالمگیری میں ہے۔

اَلْاِقْتِدَاءُ بِشَافِعِيِّ الْمَذْهَبِ اِنَّمَا يَصِحُّ اِذَا كَانَ الْاِمَامُ يَتَحَامٰى مَوَاضِعَ الْخِلَافِ بِاَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنَ الْخَارِجِ النَّجِسِ مِنْ غَيْرِ السَّبِيْلَيْنِ كَالْفَصْدِ وَلَا يَكُوْنُ مُتَعَصِّبًا وَلَا يَتَوَضَّأُ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الْقَلِيْلِ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ مِنَ الْمَنِيِّ وَيَفْرُكُ الْيَابِسَ مِنْهُ وَيَمْسَحُ رُبُعَ رَأْسِهٖ هٰكَذَا فِي النِّهَايَةِ فِي قَاضِيْخَان وَالْكِفَايَةِ وَلَا يَتَوَضَّأُ الْقَلِيْلَ الَّذِيْ وَقَعَتْ فِيْهِ النَّجَاسَةُ كَذَا فِيْ قَاضِيْخَان وَلَا بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ هٰكَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ الخ.

جب شافعی مذہب مُتعصّب کے پیچھے نماز جائز نہیں، تو غیر مُقَلِّدوں کے پیچھے بطریقِ اَولٰی نماز ناجائز ہو گی۔

مُخالِف کا یہ کہنا کہ امام صاحب نے فرمایا ہے:

لَانُکَفِّرُ اَهْلَ الْقِبْلَةِ   ہم اہلِ قبلہ کو کافر نہیں کہتے۔

اس کا جواب علمائے کرام کئی بار دے چکے ہیں۔ اگر دیکھنا ہو تو ملاحظہ فرمایئے
...ہ اکبر میں لکھا ہے:

لَانُکَفِّرُ مُسْلِمًابِذَنْبٍ مِنَ الذُّنُوْبِ وَاِنْ کَانَتْ کَبِیْرَةً اِذَالَمْ یَسْتَحِلَّهَا

ہم کسی مسلمان کو کسی بھی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے اگر چہ وُہ گناہِ کبیرہ ہی کیوں نہ ہو جب کہ وہ اس اسے حلال نہ سمجھتا ہو۔

مُلّا علی قاری اِس کی شرح میں لکھتے ہیں:

اِنَّ الْمُرَادَ بِعَدْمِ تَکْفِیْرِ اَحَدٍمِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِعِنْدَاَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ اَنَّهُ لَا نُکَفِّرُ مَالَمْ یُوْجَدْ شَیْءٌ مِّنْ اَمَارَاتِ الْکُفْرِ وَعَلَامَةٌ وَلَمْ ...صْدُرْ شَیْءٌ مِنْ مُوْجِبَاتِهٖ.

جب تک اس میں کُفر کی کوئی علامت نہ ہو، اور کوئی بات مُوجبِ کُفر اس کی ...صادر نہ ہو۔

دُرِمُختار میں ہے:

لاخلاف فی کفر المخالف فی ضروریات الاسلام وان کان ...ن اهل القبلةالمواظب طول عمره علی الطاعات.

اس کے کُفر میں شک نہیں جو ضروریاتِ دین کا منکر ہُوا اگر چہ قبلہ کی طرف ...ام عمر نماز پڑھتا رہا ہو۔

شامی والا فیصلہ کرتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے وہابی عبدالوہاب نجدی کے پیرو ...ر تابعدار مثل خارجیوں کے ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مُخالفت کر ...کے اُن کے لشکر سے خُروج کیا تھا پس لامذہب مثل خارجیوں کے ٹھہرے، اور خارجی ...س باغیوں کے ہوئے جو حکم باغیوں کا ہے وہی لامذہبوں کا ہے۔

كمافي البدائع ولا يصلى على بغاة بل يكفنون ويدفنون.
باغی مرجائے تو اس پرنمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے کفن دے کر دفن کردیا جا
وَحُكْمُ الْخَوَارِجِ عِنْدَجَمْهُوْرِ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ حُكْمُ الْبُ
وَمَذْهَبُ بَعْضِ الْمُحَدِّثِيْنَ اِلٰى كُفْرِهِمْ ،شامى جلد اول صفحه ٣٣٧
خُود امام صاحب سے منقول ہے کہ اہلِ ہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں۔
روى عن محمد عن ابى حنيفه وابى يوسف اَنَّ الصَّلٰوةَخَلْ
اَهْلِ الْاَهْوَاءِ لَاتَجُوْزُ كَمَافِى الْعَيْنِيِّ عَلَى الْهِدَايَةِ.
غیر مُقلّدوں سے پرہیز عین خُدا اور سول کی اِتّباع ہے، اس پر بکثرت آیا
احادیث شاہد ہیں کہ ان سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔
پسرِ نُوح بابداں بنشست　　خاندان نبوتش گم شد
خدا تعالیٰ نے راہِ مستقیم بتادیا ہے جس پر عمل کرنے سے انسان عذابِ ا
سے نجات پا کر جنّت الفردوس حاصل کرسکتا ہے، راستہ گمراہی کا بھی بیان فرمادیا کہ ا
راستہ سے لوگ باز رہیں:
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ.
انسان کے لئے جو مفید باتیں تھیں سب کی خبر دے دی۔
تاکہ بندہ کا کوئی عُذر باقی نہ رہے، اور نقصان دینے والی باتوں سے آگاہ ف
کر صاف منع فرمادیا:
وَلَاتَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ فَلَاتَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.
نہ ملو ان کو جو ظالم ہیں، ورنہ تم کو بھی آگ پہنچے گی، اور نہ بیٹھو نصیحت کے بع
ظالموں کے ساتھ۔

اب جو کوئی نیک و بد کی تمیز نہ کرے، ہر ایک سے ملاپ رکھے، بلکہ ایسا ملاپ کہ اس کو اپنا امام بنائے، تو کیا وہ خُدا کا تابعدار کہلائے گا، ہر گز نہیں خدا کا تابعدار وہی ہوگا جو مسلمانوں سے محبّت رکھے، بے دینوں سے عداوت، صحابہ کرام کا یہی معمول تھا۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ،

کافروں پر سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔

اور دیگر مسلمانوں کی بھی یہی تعریف ہے۔

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ.

مومنوں کے لئے نرم دل اور کافروں کے لئے نہایت سخت دل ہیں۔

یہ تو عام حالت ہے، خاص حالت میں تو بطریقِ اُولیٰ مُخالِف سے پرہیز کرنی چاہئے مثلاً نماز ہے، اس میں جہاں تک ہو سکے مخالِف کو جگہ نہ دے، قومِ موسیٰ کی دُعاء ایک شخص کی وجہ سے نامقبول ہوئی، چہ جائے کہ مُخالِف کو آگے کیا جائے، قومِ مُوسیٰ میں سے چند اشخاص نے مائدہ کی ناشکری کی، مگر سب کے لئے مائدہ بند ہو گیا۔

درمیان قوم مُوسیٰ چند کس ۔۔۔ بے ادب گشتند کو سیر و عدس

منقطع شد خوان و نان از آسماں ۔۔۔ ماند رنج و زرع و بیل و اسماں

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔۔۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

حضُور علیہ الصّلاۃ والسّلام کا فرمان ہے

کہ جو تُم سے بہتر ہو، اُس کو امام بناؤ!

اور جو بَدتَر کو امام بنائے وہ کیوں نہ بے فرمان رُسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ہوگا، حدیث یہ ہے۔

اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلٰوتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ

جس کو پسند ہو کہ میری نماز قبول ہو اُس کو چاہئے کہ سب سے بہتر امام کھڑا

کرے!

ایک اور حدیث میں صاف امر فرمایا:

... مْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ.

کہ جب نماز پڑھو تو بہتر امام بناؤ!

مَعلُوم ہوا کہ وہابی جس کو وہ غلطی پر سمجھتا ہے پھر ایسے کو وہ امام بنائے گا تو اس کی نماز ہر گز قبُول نہ ہوگی اگر پڑھ چکا ہے تو دوبارہ پڑھے اگر اس کو حق پر جانتا ہے تو خود منافِق ہوگا کیوں کہ دل میں وہابی مذہب رکھتا ہے بظاہر حنفی مُسلمان ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہر دو باتیں منع ہیں، وہابی کا امام بنانا وہابی کو حق پر جاننا ہے۔

مَیں نے ایک فتویٰ ۵ جون ۱۹۲۱ء میں لکھا تھا کہ وہابیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں،

اس پر اڈیٹر اہلحدیث نے طیش میں آ کر زور دیا کہ ہمارے پیچھے نماز ہو جاتی ہے کیوں کہ ا بَد کے پیچھے بھی تو ہو جاتی ہے یعنی تم بدوں کو بھی آگے کر لیا کرو، دلیل لائے، صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ، دیکھو اخبار اہلحدیث ۲۴ جون ۱۹۲۱ء۔

پھر مَیں نے اس کا جواب ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء الفقیہ میں دیا۔

پھر اس کا جواب مولوی ثناء اللہ نے اخبار اہلحدیث ۱۲، اگست ۱۹۲۱ء میں لکھا پھر میں نے اس کا جواب ۲۰، اکتوبر کے الفقیہ ۱۹۲۱ء میں دیا جس کا جواب آج تک نہیں دیا، اور نہ ہی دے سکیں گے۔

حدیث تو لائے، صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ مگر یہ خبر نہیں کہ یہ حدیث ہمارے لئے حُجَّت نہیں، کیوں کہ وہابی مُرسل حدیث کو حُجَّت نہیں گردانتے، ہاں امام صاحب کے مُقَلِّد ہو کر یہ حدیث پیش کرتے ہیں، تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مسلمان گنہگار کے پیچھے نماز پڑھ لو، نہ کہ اس کے پیچھے جس کے ایمان میں شک ہو۔

اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ.

اس حدیث کی شرح میں ملّا علی قاری لکھتے ہیں:

وھذا یدل علی جواز الصلوۃ خلف الفاسق و کذا المبتدع اذالم یکن مایقوله کفرا، مرقاۃ

فاسق فاجر کے پیچھے اس وقت نماز درست ہے جبکہ اس سے کُفر صادر نہ ہو، اگر اس سے کُفر صادر ہو تو پھر جائز نہیں، کیوں کہ وہ مومن نہیں" فقہ اکبر میں تصریح ہے، اَلصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَ فَاجِرٍ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَائِزَۃٌ

نیکوکار اور گنہگار مومن کے پیچھے نماز جائز ہے" نہ کافر کے پیچھے۔

وہابیوں کے نزدیک جبکہ اعمالِ صالحہ جُزوِ ایمان ہے، تو فاسق کے پیچھے ان کے نزدیک بطریقِ اُولیٰ منع ہوگی، ان کی نزدیک تو وہ مؤمن ہی نہیں۔

کیا حدیث صلوا خلف کل بر و فاجر سے بے وُضُو کے پیچھے بھی ہو جائے گی، جُنبی کے پیچھے" پلید کپڑوں والے کے پیچھے بھی ہو جائے گی، نہیں ہرگز نہیں، ہماری ایسے شخص کے پیچھے جو بے وضو" پلید بدن" پلید لباس والا" بدعقیدہ ہو" ہرگز اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

ہماری نزدیک تو جُملہ شرائطِ نماز موجود ہوں تو نماز ہوگی ورنہ نہیں" خُود ایڈیٹر اہلحدیث ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک سائل کا سُوال ہے۔

سُوال: ایک شخص جنّی پرستش کی باتیں ہیں کرتا ہے اور کرواتا ہے اُس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جواب میں لکھتے ہیں" ایسا فعل حرام ہے، کرنے والا مشرک ہے" جب تک توبہ نہ کرلے امام نہ بنایا جائے۔

ناظرین! ان دونوں فتووں کو غور سے پڑھیں، یہاں صلوا خلف والی حدیث یاد نہ آئی، پس جو معنی وہاں لیں گے وہی معنی یہاں ہیں۔

مَیں نے جو لکھا تھا کہ غیر مُقلّد خُدا کو جُھوٹ پر قادِر مانتے ہیں، اس میرے کہنے کی ایڈیٹر اہلحدیث نے تصدیق کر دی' مان گئے کہ ہم خُدا کو جُھوٹ پر قادِر مانتے ہیں۔

چُنانچہ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:

خُدا اپنی بتائی ہوئی خبر کے خلاف کرنے پر قادر ہے۔

یہ ہے امکانِ کذب کی اَحسَن تصویر، اہلحدیث ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء۔

پس جس شخص کا ایمان ہو کہ خُدا وعدہ خلافی کر سکتا ہے' جُھوٹ بول سکتا ہے' اُس نے خُداتعالٰی کو ہر عیب اور نقصان سے پاک کیسے مانا، صریح آیات کا انکار نہ کیا؟

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ...... الخ

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی...... الخ

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا،

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا،

اِنَّ اللّٰهَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

ایڈیٹر اہلحدیث نے امکانِ کذب پر خلفِ وعید کا سوال پیش کیا اور ساتھ ہی جواب بھی دے دیا کہ خلفِ وعید جائز ہے' اوّل تو جواب اس کا یہ ہے کہ امکانِ کذب اور ہے اور خلفِ وعید اور ہے، امکانِ کذب پر ثبوت پیش کرنا چاہئے تھا۔

مَیں اس بابت اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر بادشاہ حکم کرے کہ یہ جو کام کرے گا سزا پائے گا، ساتھ ہی اس فرمان میں یہ بھی کہہ دے کہ ہم چاہیں گے معاف بھی کر دیں گے، تو کیا وہ بعض مجرموں سے درگُذر کرے تو اپنے پہلے حکم میں وہ جُھوٹا پڑے گا، ہرگز

نہیں، وقس علی ھذا۔

ایڈیٹر اہلحدیث نے جو قرآن شریف سے ثبوت کیا ہے، وُہ سراسر غَلَط جو خلاف عقل اور نقل کے ہے' چنانچہ لکھتے ہیں:

''اس کی قطعی دلیل سُننی چاہو تو سنو! حضرت عیسٰی علی الصّلاۃ والسّلام اپنی مُشرک اُمَّت کے حق میں عرض کریں گے:

وَاِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.

اے مَولا کریم اگر تُو ان مشرکوں کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں' اگر تُو ان کو بخش دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔

کیا لطیف پیرایہ سے اشارہ کمالِ قُدرت ہے، خدا اپنی بتائی خبر کے خلاف کرنے پر قادِر ہے، یہ ہے امکانِ کذب کی اَحسن تصویر،،

سُنئے! جناب آپ کا یہ عقلی ترجمہ اہلِ علم کے نزدیک مَسمُوع نہیں ہوسکتا، تا وقتیکہ کوئی نقل مَوجُود نہ ہو، اس آیت شریفہ سے یہ ثابت نہیں، کہ مشرکوں کی بابت حضرت عیسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام یہ فرمائیں گے، کہ مُشرکوں کو بخش یا نہ بخش، نہیں اس کا یہ مطلب ہے، کہ کافر مشرک بھی تیرے بندے ہیں، گویا تیری مخلوق ہیں،

یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ.

اللہ جسے چاہے گُمراہ کرے جسے چاہے ہدایت دے۔

خواہ ایمان دے کر ان میں سے نجات دے، خواہ کُفر پر مرنے والوں کو عذاب دے، دونوں تیرے ہی بندے ہیں، دیکھو تفسیر جلالین۔

اس میں اس آیت کی تفسیر یُوں لکھی ہے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ای من اقام علی الکفر منهم فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاَنْتَ

مَالِکُھُمْ تَتَصَرَّفُ فِیْھِمْ کَیْفَ شِئْتَ لَااعْتِرَاضَ عَلَیْكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَھُمْ اَیْ مَنْ آمَنَ مِنْھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ.

اگر عذاب کرے اس شخص کو جو کفر پر قائم رہا ان میں سے پس تیرا بندہ ہے یعنی تو مالک ہے اپنی ملکیت میں تیرا ہی تَصَرُّف ہے، جائے اعتراض نہیں اگر ان میں سے اس شخص کو جو ایمان لایا بخش دے پس تو ہی ہے غالب حکمت والا ہے۔

اسی طرح فتح البیان میں ہے۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے:

فَاِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ .

اگر تو نے ان کو فوت کیا کفر پر تو عذاب کر ان کو وہ تیرے بندے ہیں، تمہیں ایسا ہی چاہئے اگر تو نے اپنی توفیق سے ظلمتِ کفر سے نورِ ایمان کی طرف دنیا سے اٹھالیا ہے، تو بخش دے ان کو جو پہلے گناہ ہیں ان کے، یہ بھی تمہارے لئے ایسا ہی ہے، مدارک میں بھی ایسا ہی لکھا ہے:

جمل حاشیہ تفسیر جلالین بزیرِ تفسیر، مَنْ آمَنَ مِنْھُمْ لکھا ہے:

فلا یرد ان یقال کیف جاز بعیسی علیه الصلاۃ والسلام ان یقول: ان تغفرلهم فتعرض سواله للعفوعنهم مع علمه بانه تعالی قدحکم بانه من یشرك بالله تقدحرم الله علیه الجنة۔

وان تغفر لهم سے لمن آمن مُراد لینے سے یہ اعتراض وارد نہ ہوگا کہ حضرت عیسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام سے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ مُشرک کے لئے بخشش کی سُوال پیش کرتے باوجودیکہ ان کو علم تھا کہ اللہ تعالی نے یہ حکم فرمایا ہے کہ مشرک کے لئے جنّت حرام ہے۔

دُوسری جگہ کلام اللہ میں دیکھو!

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْکُمْ

نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ.

مدارک میں لکھا ہے:

ان نعف عن طائفة منكم بتوبتهم واخلاصهم الايمان بعد النفاق نعذب طائفة بانهم كانوا مجرمين مصرين على النفاق غير تائبين منه ان يعف تعذب طائفة غير عاصم۔

یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ مشرک کے لئے تعریض کرتے، جبکہ انبیاء کو معلوم تھا۔ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ اور فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تو یہ کس طرح مرادلیا جائے، جو ایڈیٹر اہلحدیث سمجھ بیٹھے ہیں۔

عقیدۂ دیگر

حُضُور صَلَّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علمِ غَیب کے مُتَعلّق بھی ایڈیٹر اہلحدیث نے انکار کیا ہے، ناظرین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں، کہ ان لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عزّت وحُرمت ہے، حضور پر کس قدر ان کا ایمان ہے، کہتے ہیں کہ ان کو اپنا پتہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا، اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا گویا حضرت کو خُدا کی کلام اور اپنی رِسالت میں بھی شک تھا، تب ہی تو یہ مطلب بنے، ورنہ خُدا تو یہ کہہ چکا ہے:

لِيَغْفِرَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ.

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى. وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

یہ کوئی نئی بات نہیں، پہلے بھی مُخالِف اسی طرح کہتے تھے:

كما فى الجمل ،حاشیہ جلالین ولما نزلت فرح المشركون

والیھود والمنفقون وقالو کیف تتبع نبیاًلایدری ما یفعل به ولا بناوانه لافضل له علیناولولاانه ابتدع الذین لقوله من تلقاء نفسه لاخبره الذی بعثه بما یفعله به فنزلت لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تأخر

مخالف بعد نازل ہونے آیت ما یفعل بی ولا بکم خُوشی سے کہنے لگے کہ ہم ایسے نبی کی تابعداری کیوں کریں جس کو اتنا نہیں پتہ کہ میرے اور ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا، ہم سے اس کو کوئی فضیلت نہیں، اگر نبی ہوتا تو اس کو خبر ہوتی، تو خدا نے یہ آیت لیغفر الله لک ......الخ نازل فرمائی۔

یعنی آئندہ حادثات کی خبر دے دی کہ تمہارے لئے فکر کی بات نہیں، تمہاری سب لغزشیں اگلی پچھلی مُعاف ہیں، باقی لوگوں نے سوال کیا کہ ہمارا کیا حال ہوگا، تو آیت لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِ الْاَنْهَارُ اورآیت بَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا نازل ہوئیں۔

مومنوں کے لئے جنّت ہے مومنوں کا بھی حال بتادیا اس سے صحابہ کی تسلّی ہوئی، وہ جان گئے، مُنافقوں نے نہ مانا جیسے اب نہیں مانتے۔

جب خُدا تعالیٰ نے حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کو فرمادیا کہ تیری پچھلی حالت پہلی سے بہتر ہوگئی، تجھے خُدا راضی کرے گا۔آپ کے پس وپیش قصور سب معاف ہیں تو ایسی تسلّیوں کے بعد وہ کیوں کر ان معنوں کے ساتھ کہہ سکتے تھے جن معنوں سے ایڈیٹر اہلحدیث سمجھ بیٹھے۔

اپنی کتاب "مذہب اہلحدیث" کے صفحہ ۷ میں ایڈیٹر نے اس آیت کے یہ معنی لکھے ہیں:

اے رسول تو ان سے کہہ دو کہ مجھے نہیں معلوم کہ آئندہ کیا کیا اُمُور پیش آنے والے ہیں اور تمہیں کیا کیا، اور یہاں تک کہ ایک اور شرط بڑھادی کہ نہیں معلوم آئندہ

زندگی میں کیا اُمُور پیش آئیں گے۔

پہلے یہی لکھتے رہے کہ آپ کو قیامت کا پتہ نہیں کہ کیا ہوگا مجھ سے اور تجھ سے جب عُلَمائے حنفیہ نے اس باطل عقیدہ کا رد کیا، تو اس طرف پلٹے کہ زندگی میں کیا کیا اُمُور پیش آئیں گے۔

الحمدللہ کہ پہلے قول سے تو تائب ہوئے اُمّید ہے کہ آہستہ آہستہ یہ بھی مقن جائیں گے کہ آئندہ زندگی میں جو اُمُور پیش آنے تھے ان کی بھی آپ کو خبر تھی۔ آئندہ امور سے ایک اپنی جان کا خطرہ تھا مگر اس کا بھی آپ کو علم تھا۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ.

آئندہ اُمُور میں یہ بھی تھا کہ لڑے تو کیا ہوگا، مگر یہ بھی آپ کو مَعلُوم تھا۔

وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَايُنْصَرُوْنَ.

اگر لڑیں گے تو بھاگ جائیں گے، پھر ان کی مدد نہ ہوگی کُفّارِ مکّہ کو مقابلہ پر شکست ہوگی۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

قریب ہے کہ جماعت اہلِ مکہ ہزیمت کھا جائے گی، اور پُشت پھیریں گے وہ لوگ۔ یہ ہے آئندہ اُمُور کا علم جو حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو حاصل تھا۔

آئندہ اُمُور سے یہ بھی تھا کہ ہمارا دین پھیلے گا یا نہ، مگر آپ کو یہ بھی علم تھا۔

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ.

خدا دینِ حق کو سب دینوں پر غالب کرے گا۔

آئندہ امور سے خلافت اور سلطنت بھی تھی مگر اس کا بھی آپ کو علم تھا۔

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ.

ضرور نیکوکاروں کو خلیفہ کرے گا۔

آئندہ اُمور سے غُربت اور غناء بھی ہے، مگر اس کا بھی آپ کو علم تھا کہ ہمیں بہت سا مال ملے گا۔

وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَأْخُذُوْنَھَا ۔

اور وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا.

آئندہ اُمور سے دخول مسجدِ حرام بھی تھا، مگر آپ کو اس کا بھی علم تھا۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

آپ مسجدِ حرام میں ضرور داخِل ہوں گے۔

آئندہ امور سے یہ بھی تھا کہ اگر کوئی مُرتد ہو گیا، تو کیا کیا جائے گا، ہم کُفّار سے مُقابلہ کریں گے، مگر اس کا بھی آپ کو علم تھا۔

فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ.

یعنی خدا ایک قوم لائے گا جو اللہ کے راستہ پر جہاد کرے گی اور کُفّار پر غالب ہو گی۔

یہ سب قُرآنی آیات ہیں ان کے سِوا اور بھی بہت سے ثبوت ہیں کہ آپ کو سب کچھ یاد تھا، آیت مَآ اَدْرِیْ کا وہ مطلب نہیں جو ایڈیٹر اہلحدیث نے خیال کیا ہے اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ نہیں جانتا مَیں، علم بِالاِستقلال پر خُود لفظ ادری شاہد ہے، یعنی اپنی درایت سے فہو المراد۔ مَیں آپ کو بلکہ کُل رُوئے زمین کے اہلحدیثوں کو کہتا ہوں کہ بعد نزُولِ قُرآن کوئی یہ ثابت کر دے کہ آپ نے کہا ہو کہ مجھے علمِ غیب نہیں، یا فلاں شئے آپ سے پُوچھی گئی تو آپ نے فرمایا ہو کہ مَیں نہیں جانتا۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ ...... الخ.

یہاں حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام کا عِلمِ غیب بیان کرنا میرا مقصود نہیں صرف یہ

[illegible]صود ہے کہ لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو وہابی ایسا [illegible]نتے ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب پر کسی کو مُناظرہ کا شَوق ہو تو بڑی [illegible]شی سے مَیں تیار ہوں، جہاں کہتے ہیں مَیں فوراً حاضر ہُوں گا۔

اگر تحریری مناظرہ کا شوق ہو تو بھی مَیں تیار ہوں بشرطیکہ پہلے ان باتوں کا [illegible]اب تحریری بھیجے تا کہ آسانی سے مسئلہ علمِ غیب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم حل ہو [illegible]ئے،

وُہ سُوالات یہ ہیں۔

(۱) غیب کی تعریف کیا ہے؟

(۲) خُدا کو علیم، سمیع، بصیر، جانتے ہو یا نہیں؟ اگر جانتے ہو تو انسان کو [illegible]ی بعطاءِ الٰہی ان اوصاف سے مُتَّصِف مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو شرک ہوا یا [illegible]یں؟ اگر نہیں مانتے تو آیت فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ [illegible]الْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ. كل شئى حى کے منکر ہوئے یا نہ؟

(۳) جس صفت کا اثبات کسی ایک فرد کے لئے شرعاً شرک ہو، وہ اگر [illegible]سی فرد کے لئے ثابت کیا جائے شرک ہی ہوگا یا نہیں؟

(۴) اگر کوئی کسی بندہ میں صفتِ الٰہی بعطاءِ الٰہی مانے دُوسرا کہے کہ [illegible]رک ہے، بایں وجہ کہ یہ صفتِ الٰہی ہے آیا وہ کافر ہوا یا نہ؟

(۵) اگر کوئی اوصافِ الٰہی کسی بندے میں دوامی قدیم نہ مانے بلکہ بعد [illegible]وجود بعطاءِ الٰہی مانے مُشرک ہوگا یا نہیں؟

(۶) غیرِ خُدا کو کسی طرح نافع وضار جاننا مطلقاً شرک ہے یا خاص اس صُورت میں [illegible]کہ اُسے نفع اور ضرر میں مستقل بالذّات مانے؟ بینوا۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علمِ غیب کی نفی پر ایک یہ آیت پیش کی

جاتی ہے:

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ.

میں اگر غیب جانتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔

فائدہ یہ نکالا جاتا ہے کہ چونکہ آپ کو غیب کا علم نہ تھا، اس لئے خیرِ کثیر آپ کو حاصل نہ ہوئی۔

اب اہلِ اِسلام اندازہ کر سکتے ہیں کہ وہابیوں کا بڑا چیدہ لیڈر ایڈیٹر اہلحدیث حضور علیہ الصّلاۃ پر کس طرح ایمان رکھتا ہے، لکھتا ہے:

ان کو زیادہ تر بھلائی حاصل نہ تھی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ پس اِنہی وجوہات سے ان کے پیچھے نماز نہ ہونے کا فتویٰ دیا گیا ہے۔

دیکھو خُدا تعالیٰ قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں اِرشاد فرماتا ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.

اللہ نے اُتاری تم پر کِتاب اور حکمت۔

اور فرمایا:

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا.

جس کو دی گئی حکمت پس دی گئی اُسے خیرِ کثیر۔

نتیجہ کیا ہوا کہ اے محمد دی گئی تجھے خیرِ کثیر، نیز نتیجہ کی تائید خُود قرآن میں مَوجُود ہے، اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ.

اس کی تفسیر صاحبِ فتح البیان یُوں فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ الْخَيْرَ الْكَثِيْرَ الْبَالِغَ فِى الْكَثْرَةِ اِلَى الْغَايَةِ۔

اے محمد ہم نے تجھے دی خیرِ کثیر بے اِنتہا۔

جب ثابت ہوا کہ آپ کو خیرِ کثیر حاصل تھی تو علمِ غیب کی نفی کیسے ثابت ہوئی

،جب حُصُولِ خیرِ کثیر مَوقُوف تھی حُصُولِ علم پر تو حُصُولِ خیرِ کثیر کے اثبات سے حُصُولِ علمِ غیب ثابت ہوا،فھو المراد۔

جن دلائل سے غیب کی نفی ثابت ہے وہاں نفیِ مستقل مُراد ہے،حدیثِ حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی مطلب ہے،نیز حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی درایت ہے جس کو مُخالِف حُجَّت نہیں جانتے۔

مُلّا علی قاری نے بھی مستقل غَیب جاننے والے پر فتویٰ دیا ہے نہ یہ کہ خُدا کا بتایا ہوا بھی علم کسی میں ماننا کُفر ہے۔

خُود مُلّا علی قاری حُضُور علیہ الصّلاۃ والسّلام کے لئے عِلمِ غیب کو مانتے ہیں، مرقاۃ کو مُلاحظہ فرمائیں شرحِ شفا کا مُطالَعہ کریں خُود فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ تعلیمِ الٰہی سے غیب کا علم حاصِل ہوتا ہے۔

تعجُّب یہ ہے کہ آگے چل کر خُود مانتے ہیں،کہ خُدا نے نبی کو غیب کی خبریں بتائی ہیں ایڈیٹر اہلحدیث کا یہ سُوال کہ آیت مَنْ اَنبَآءِ الْغَیْبِ میں علمِ غیب پر دلالت کرنا کون سی دلالت ہے؟

مَیں کہتا ہوں کہ اگر امتحاناً پُوچھتے ہو،تو کبھی دفعہ اِتّفاق پڑے گا رُوبرو پُوچھ لینا تا کہ حاضِرین کو بھی اِطّلاع ہو،آپ نے اسی طرح سوال کر کے کچھ علم حاصل کیا ہے، ورنہ آپ کا علم تو وہی ہے جو اخبار میں آپ لکھ چکے ہو۔

یعنی مولوی فاضِل۔علمائے حنفیہ نے بھی آپ کو پُوچھنے پر سب کچھ بتادیا مگر آپ ایسے لائق شاگرد کہ اُستادوں کی ایک نہ مانی۔

اس دلیل کا علمِ غیبِ متنازعہ پر دلالت کرنا وہی دلالت ہے جو **لو کنت اعلم الغیب** کا اور **لیطلعکم علی الغیب** کا متنازعہ علمِ غیب پر دلالت کرنا ہے آپ بڑی خوشی سے اعتراض کرے۔

صحاح ستّہ کو دیکھیں کہیں ذکر ہے، آپ فرماتے ہیں۔

سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ۔ پوچھو جو چاہو!

اس وقت بھی خبطی موجود تھے، کوئی کچھ پُوچھتا کوئی کُچھ کوئی باپ کا پتہ پوچھتا کمافی البخاری آپ بتائے جاتے جب وہ یہ بتا سکتے تھے، تو وہابیوں کی داڑھی کے بال نہ بتا سکتے تھے، داڑھی سے نُطفہ کا حال معلوم کرنا زیادہ غیب ہے یہ تو افضل الانبیاء ہیں، حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھو جبکہ انہوں نے اپنی قوم کی ہلاکت چاہی تو عرض کیا:

اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا.

خدایا اگر ان کو تو نے چھوڑا، تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے، ان کی نسل میں سی کوئی مومن نہ ہوگا کافر فاجر ہی ہوں گے۔

دیکھئے کفار کی نسل میں نظر کر کے حضرت نوح علیہ الصّلاۃ والسّلام نے بتا دیا کہ ان کی نسل سے کوئی مسلمان نہ ہوگا خُدا نے ان کے اس علمِ غیب کی تصدیق فرما کر سب کو ہلاک کر دیا، یہ ہے نبیوں کا علمِ غیب۔

آپ نے فرمایا:

لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُکُمْ، بخاری۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا رواہ مسلم

عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنَهَا وَسَیِّئَهَا، مسلم،

لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِهٖ مسلم)

ان سب کا مطلب یہ ہے کہ کہیں آپ نے فرمایا:

کہ اگر تم جانو جو مَیں جانتا ہوں۔

اور مجھ پر جنّت ودوزخ پیش کی گئی۔

لپیٹی گئی میرے لئے زمین مشرق ومغرب کو میں نے دیکھا۔

مجھ پر پیش کیے گئے میری امت کے نیک اور بَدسب اعمال۔

اور کوئی ایسا سوال نہیں جو مَیں نہ بتاسکوں۔

غرضیکہ بہت دلائل ہیں جن سے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا علم غیب ثابت ہے زیادہ تفصیل درکار ہوتو میری کتاب "ذکر المحمود" منگوا کر دیکھو!

شرح عقائد نسفی میں صاف لکھا ہے

لا کلام فی کراهة الصلوة خلف الفاسق والمبتدع هذا اذا لم يؤد الفسق او البدعة الى حد الكفر اما اذا ادى اليه فلا كلام فى عدم جواز الصلوة خلفه۔

فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہے مگر اس وقت تک کہ اس کا فسق اور بدعت کفر تک نہ پہنچا ہو، اگر کفر تک پہنچ جائے تو پھر بالکل ناجائز ہے۔

ناظرین وہابیہ کے کفریات ملاحظہ کر چکے ہوں گے زیادہ دیکھنے ہوں تو میری کتاب "نصرۃ الحق" میں دیکھو۔

خود امام صاحب سے روایت ہے:

آپ نے اہلِ ہوا جو اپنی خواہشات پر چلتے ہیں جس آیت حدیث کو چاہا مان لیا جس کو دل چاہا چھوڑ دیا اُن کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔

روى محمد عن ابى حنيفة وابى يوسف رحمهما الله ان الصلوة خلف اهل الهواء لا يجوز (فتح القدیر)

طحاوی نے تصریح کردی ہے:

من كان خارجا من هذا المذهب فهو من اهل البدعة والنار۔

یعنی جو خارج ہو چاروں مذہبوں سے دوزخی ہے۔

پس جب غیر مُقلّد دوزخی ہوئے تو وہ نماز میں امام کس طرح بن سکتے ہیں، ہر گز نہیں پس حنفی بھائیوں سے عرض ہے کہ جب کبھی ایسا ہو مَولانا حضرتِ اقدس جنابُ اعلیٰ حضرت صاحب بریلوی صاحب مرحوم اپنے ملفوظات میں صفحہ ۸۵ حصہ اول میں کسی سائل کے جواب میں فرماتے ہیں سائل نے پوچھا وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے ارشاد فرمایا:

نہ ان کی نماز نماز ہے نہ ان کی جماعت جماعت بلکہ ان کی مسجد میں نماز پڑھنے سے مسجد کا ثواب نہ ملے گا، وہ مثل گھر کی ہے (ملفوظات بریلوی حصہ اول صفحہ ۸۵)

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حدیث میں فرمایا:

یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مِمَّالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَآبَائُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَایُفْتُوْنَکُمْ ......الخ۔

آخر زمانے میں جھوٹے دجّال ہوں گے تمہارے پاس ایسی حدیث لائیں گے جو نہ تم نے اور نہ تمہارے باپ دادوں نے سُنی ہوں گی، پس ان سے بچو ان کو اپنے سے بچاؤ، تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں فتنہ میں نہ ڈال دیں روایت کیا اس کو مُسلم نے۔

یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ اس حدیث کے مِصداق فرقہ غیر مقلدین کے سوا کوئی اور نہیں پہنچا ہے، یہی لوگ ہیں جو حدیثوں کے ایسے معنی پیش کرتے ہیں جو سلف کے خلاف ہیں اِس لئے حضور کے اس فرمان کے مُطابِق نہیں بچنا لازم ہے، نماز میں بطریقِ اُولیٰ ان سے پرہیز چاہئے۔

بعض لوگ وہابیوں کو قرآن پڑھتے دیکھ کر کلمہ گو سمجھ لیتے ہیں مگر ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایسا فرقہ بھی ایک نکلے گا جو قرآن پڑھے گا اور اس میں ایمان نہ ہوگا۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
حُدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ
لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ.

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانے میں ایک قوم کم سن
کم عقل اُن کی زبان میں ہوگا، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں گے قرآن کو
اُترے گا اِن کے حلق سے نیچے بھاگیں گے دین سے جیسا تیر بھاگتا ہے کمان سے
صحیح بخاری و مسلم۔

پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ دیکھ لیا کریں کہ امام مومن بھی ہے یا نہیں۔

کیوں کہ قرآن پڑھنے والے سب ایمان دار نہیں ہوتے پہلے میں لکھ چکا
ہوں کہ فرقہ غیر مقلدین صحابہ کو بھی نہیں چھوڑتے، صحابہ کو بھی بُرا کہتے ہیں، اور صحابہ کو
بُرا کہنے والے کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سُنئے!۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابِیْ فَجَعَلَهُمْ اَنْصَارِیْ وَجَعَلَهُمْ
اَصْهَارِیْ وَاَنَّهُ سَیَجِیْءُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَنْقُصُوْنَهُمْ اَلَا فَلَا تُاكِلُوْهُمْ
اَلَا فَلَا تُشَارِبُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ اَلَا فَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ اَلَا فَلَا
تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ عَلَیْهِمُ اللَّعْنَةُ (رواہ الحاکم)

فرمایا حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اختیار کیا اللہ نے مجھ کو اور اختیار کئے
میرے لئے اصحاب میرے اور کیا ان کو سسرال اور مددگار میرے جلدی ہوں گے آخر
زمان میں لوگ کہ نسبت نقصان کی کریں گے طرف صحابہ کے، خبر دار نہ ان کے ساتھ مل
کر کھانا، اور نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ ناطہ رکھنا، نہ ان کے ساتھ نماز
پڑھنا اور نہ ان پر نمازِ (جنازہ) پڑھنا وہ مستحق لعنت کے ہو گئے ہیں۔

دیکھئے کیسا صاف واضح طور پر ان کے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وآل

فرماتے ہیں:

ان کی نماز جماعت میں شریک نہ ہونا مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھنا، جو شخص

کے پیچھے نماز پڑھے، یا ان کا جنازہ پڑھے، وہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

فرمان ہو کر جہنمی ہوگا۔

نیز امام بنانا گویا اس کی عزت کرنی ہے جس نے اس بدعتی فرقہ کی عزت

اس نے اسلام کو گرادیا۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدَمِ الْاِسْلَامِ، رواہ ابوداؤ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک آدمی نے جو امام تھا قبلہ کی طرف

آپ نے دیکھ کر فرمایا: اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو!

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِيْ الْقِ

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَ

وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّ لَكُمْ...... الخ (مشکوۃ)

سائب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی امامت کراتا تھا، اس نے قبل

طرف تھوکا آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے!

دیکھئے! ایک تھوڑی سی بے ادبی سے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس ک

پیچھے نماز پڑھنے سے منع کر دیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں ا

کو حیوانوں سے ملائیں، ان کے تصور کو گدھے سے بدتر کہیں تو ان کے پیچھے کیوں نہ م

ہوگی۔

پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ کوئی اپنی مسجدوں میں وہابی اور دیوبندی امام

رکھے اگر رکھے گا، تو سب کی نمازوں کا وہ شخص جس نے امام مقرر کیا ہے ضامن ہوگا، اگر کوئی ایسا موقعہ ملا جہاں وہابی دیوبندی نماز پڑھاتا ہو تو اس وقت اکیلے نماز پڑھ لے اُن کی جماعت جماعت نہیں کہ گنہگار ہو۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے عقائد پر جو دیوبند کا تعلیم یافتہ ہوگا، اُس کے پیچھے ہرگز نماز دُرُست نہیں وُہ فتاوی رشیدیہ میں عبدالوہاب نجدی کے مُقلِّدوں کو حق پر لکھتا ہے، حصّہ اوّل صفحہ ۸ رشیدیہ صفحہ ۱۹ حصّہ دوم۔

جن عقائد مَردُودہ سے دیوبندیوں کو بُرا سمجھا گیا ہے، اگر وُہ عقائد کسی تعلیم یافتہ دیوبند میں نہ پائے جائیں تو وُہ حنفی ہے اس کے پیچھے نماز دُرُست ہوگی۔

وَالسَّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

تمت